جناب طالب ہاشمی

تبصرہ کتب

ترجمان القرآن جلد سوم

مولانا ابو الکلام آزادؒ

مرتبہ : شیخ التفسیر مولانا محمد عبدہٗ

ضخامت : ۶۶۵ صفحات بڑا سائز

کاغذ کتابت طباعت عمدہ مجلد سنہری ڈائی دار

قیمت : ———

ناشر : اسلامی اکادمی، اردو بازار لاہور

وطن عزیز میں ایسے اصحاب یقیناً موجود ہیں جن کو مولانا ابو الکلام آزادؒ کے سیاسی مسلک سے شدید اختلاف رہا ہے لیکن بقول ڈاکٹر سید عبد اللہ "اس بات سے کوئی متعصب آدمی بھی انکار نہیں کرے گا کہ وہ (آزاد) ایک عظیم الشان دریائے علم تھے بلکہ فضل و کمال کے بحر بیکراں۔ شاید اسی وجہ سے ایک زمانے میں اسلامیانِ ہند نے انہیں امام الہند کا خطاب عطا کیا۔ ان کے کس کس کمال کا ذکر کیا جائے —— عالم، ادیب، مفکر، انشاء پرداز، خطیب، بذلہ سنج، سیاس، خوش وضع، شعر فہم اور شاید شعر گو بھی یعنی وہ جس نے ادب اور دین کو ایک رشتے میں پرو دیا۔"

ہو سکتا ہے کہ کچھ لوگ ڈاکٹر سید عبد اللہ کی رائے کے بعض پہلوؤں سے بھی اختلاف کریں، لیکن ایک بات ہم پوری تحدی کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ اس صدی کے شروع میں برکوچک پاک و ہند کے مسلمانوں کو خوابِ غفلت سے جگانے اور اُن کے قلوبِ مردہ میں زندگی کی رُوح پھونکنے کے لیے جو آوازیں بلند ہوئیں ان میں سے ایک آواز مولانا ابو الکلام آزادؒ کی تھی جسے

رجزِ حرّیت کہا جائے تو غلط نہ ہوگا۔ ابوالکلامؒ کے رجزِ حرّیت کا منبع اور ماخذ قرآنِ حکیم تھا کہ مولانا کے عقیدے میں ہر وہ خیال جو قرآن کے سوا کسی اور تعلیم گاہ سے حاصل کیا گیا ہو، کفرِ صریح تھا۔ اس سلسلے میں مولانا ابوالکلام آزادؒ نے جو کارنامہ انجام دیا، علامہ سید سلیمان ندوی نے اس کی عکاسی یوں کی ہے :

"اس میں کوئی شبہ نہیں کہ نوجوان مسلمانوں میں قرآنِ پاک کا ذوق مولانا ابوالکلام کے "الہلال" و "البلاغ" نے پیدا کیا اور جس اسلوبِ بلاغت، کمالِ انشاپردازی اور زورِ تحریر کے ساتھ انہوں نے انگریزی خواں نوجوانوں کے سامنے قرآنِ پاک کی ہر آیت کو پیش کیا اس نے اُن کے لیے ایمان و یقین کے نئے نئے دروازے کھول دیے اور اُن کے دلوں میں قرآنِ پاک کے مطالب کی بلندی اور وسعت پیدا کر دی۔" (ابوالکلام آزاد مرتبہ عبداللہ بٹ)

مولانا آزادؒ کی تفسیر ترجمان القرآن کی دو ضخیم جلدیں بہت عرصہ پہلے منصۂ شہود پر آئیں تو انہوں نے ملک بھر کے اہلِ علم اور اربابِ فکر کو چونکا دیا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ کچھ اربابِ علم نے مولانا کی تفسیر کے بعض پہلوؤں سے اختلاف کا اظہار کیا تاہم بحیثیت مجموعی ترجمان القرآن کو قرآنِ حکیم کی دعوت کا ایک عظیم تفسیری کارنامہ قرار دیا گیا۔

زیرِ نظر کتاب "ترجمان القرآن" کی تیسری جلد ہے جو مولانا آزادؒ کی وفات کے سالہا سال بعد منظرِ عام پر آئی ہے اور جس میں سورۃ نور سے سورۃ الناس کے مطالب ضروری تفسیر کے ساتھ بیان کیے گئے ہیں۔ اس کو مرتب اور مدوّن کرنے میں ناشر مولانا ابومومن منصور احمد صاحب کو جن جانگسل مرحلوں سے گزرنا پڑا اس کی تفصیل انہوں نے کتاب کے آغاز میں بیان کر دی ہے۔

"عرضِ ناشر" کو پڑھ کر مولانا ابومومن منصور احمد کی ہمت اور حوصلہ کی داد دینی پڑتی ہے اور ساتھ ہی شیخ التفسیر مولانا محمد عبدہٗ کی کاوشوں کو خراجِ تحسین ادا کرنا پڑتا ہے جنھوں نے مولانا آزادؒ کے ترجمہ و تفسیر کو بڑے سلیقے سے کتاب میں درج کیا اور جہاں ان کی کوئی تحریر نہ مل سکی، اپنی طرف سے اسی انداز میں ترجمہ و تفسیر لکھ کر خلا پُر کر دیا۔ اس سلسلے میں فاضل شہیر مولانا محمد حنیف ندوی صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار اس طرح کیا ہے :

"ترجمان القرآن کی یہ تیسری جلد جو قارئین کی خدمت میں پیش کی جا رہی ہے، اگرچہ براہِ راست مولانا کی تصنیف نہیں کہلاتے گی مگر ان معنوں میں مولانا کے